السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ مسئلہ صحیح ہے کہ اپنے شہر اور علاقے میں جب تک چاند دکھائی نہ دے تو روزہ نہ رکھا جائے جواب حدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور علماء تو اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کرتے۔ ان کے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ جب ایک شہر کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ملک بھر کے تمام شہروں پر روزہ اور افطار واجب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ، الخ رواہ البخاری و مسلم بحوالہ نیل الاوطار ج ۴ ص ۲۱۴ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ رکھو تو چاند دیکھ کر رکھو اور افطار کرو تو چاند دیکھ کر افطار کرو کہ یہ خطاب عام امت کے تمام افراد کے لیے، لہٰذا ایک آدمی کا چاند دیکھنا گویا سب کا چاند دیکھنا ہے۔

لیکن اس کے برعکس عکرمہؒ، بن محمد، سالمؒ، اسحاقؒ کے نزدیک ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر کے لئے حجت نہیں۔ یہی احناف کا صحیح مسلک ہے اور شافعیہ کے ہاں بھی یہی مختار ہے، جیسا کہ کریب کی مشہور اور طویل حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے اہل شام امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے شامیوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں کیا تھا اور فرمایا:

(البخاری لاهكذا أمرنا رسول اللہ ﷺ رواہ الجماعۃ الا البخاری وابن ماجۃ۔ (نیل الاوطار ج ۴ ص ۱۹۴ باب الھلال اذا راہ اھل بلدۃ ھل یلزم بقیۃ البلاد الصوم ج۔

مگر ہمارے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار ضروری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص581

محدث فتویٰ